عالمی یومِ سیاحت

قدرت کی خوبصورتی اور اس کی حفاظت کا دن

ہر سال 27 ستمبر کو دنیا بھر میں عالمی یومِ سیاحت منایا جاتا ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ سفر صرف نئی جگہیں دیکھنے، خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہونے اور مختلف ثقافتوں کو جاننے کا نام نہیں، بلکہ یہ قدرت، انسان اور معاشرے کے درمیان ایک گہرا تعلق بھی قائم کرتا ہے۔ سیاحت ہمیں دنیا کی خوبصورتی سے روشناس کراتی ہے، مگر ساتھ ہی یہ سوال بھی ہمارے سامنے رکھتی ہے کہ کیا ہم ان خوبصورت مقامات کو آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رکھ پائیں گے؟

پہاڑوں کی بلندی، سمندر کی وسعت، دریاؤں کی روانی، جنگلات کی خاموشی اور صحراؤں کی پراسرار خوبصورتی انسان کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ قدرت نے زمین کو رنگوں اور حسن کی بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ سیاح جب کسی وادی، جھیل، ساحل یا جنگل کا رخ کرتا ہے تو وہ دراصل قدرت کی ایک ایسی کتاب کھولتا ہے جس کے ہر صفحہ پر خالق کی کاریگری دکھائی دیتی ہے۔ لیکن بڑھتی ہوئی سیاحت کے ساتھ ماحول کو درپیش خطرات بھی بڑھ رہے ہیں۔ سیاحتی مقامات پر پھینکا جانے والا پلاسٹک، کچرا، پانی کا غیر ضروری استعمال، جنگلات کی کٹائی اور قدرتی وسائل کا بے دریغ استعمال نہ صرف مقامی ماحول کو متاثر کرتا ہے بلکہ جنگلی حیات اور مقامی آبادیوں کے لیے بھی مشکلات پیدا کرتا ہے۔

بعض خوبصورت مقامات جو کبھی اپنی صاف فضا اور قدرتی سکون کے لیے مشہور تھے، آج انسانی سرگرمیوں کے دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔ اسی لیے آج کے دور میں سیاحت کا تصور بھی بدل رہا ہے۔ اب دنیا بھر میں ذمہ دارانہ اور پائیدار سیاحت پر زور دیا جا رہا ہے۔ ایسی سیاحت جس میں انسان قدرت سے لطف اندوز تو ہو، لیکن اسے نقصان نہ پہنچائے۔ ایک ذمہ دار سیاح اپنے پیچھے صرف قدموں کے نشان چھوڑتا ہے، کچرے کے ڈھیر نہیں۔

پاکستان قدرتی حسن سے مالا مال ملک ہے۔ شمالی علاقوں کے برف پوش پہاڑ، سرسبز وادیاں، جھیلیں، دریا، ساحلی علاقے، صحرا اور تاریخی مقامات ہر سال لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ہنزہ، سکردو، ناران، کاغان، سوات، چترال اور دیگر علاقے قدرت کے حسین شاہکار پیش کرتے ہیں۔ لیکن ان مقامات کی خوبصورتی اسی وقت برقرار رہ سکتی ہے جب سیاح، مقامی انتظامیہ اور متعلقہ ادارے مل کر ماحول کے تحفظ کی ذمہ داری قبول کریں۔

ماحولیاتی تحفظ صرف حکومتوں یا اداروں کی ذمہ داری نہیں بلکہ ایک عام سیاح بھی ماحول کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ پلاسٹک کی بوتلیں اور دیگر کچرا راستے میں پھینکنے کی بجائے کوڑادان یا مناسب جگہ پر رکھنا، پانی اور توانائی کا محتاط استعمال کرنا، جنگلات اور جنگلی حیات کو نقصان نہ پہنچانا، مقامی قوانین کی پابندی کرنا اور قدرتی مقامات پر شور و آلودگی سے گریز کرنا ایسے چھوٹے اقدامات ہیں جو مجموعی طور پر بڑا فرق پیدا کرسکتے ہیں۔ سیاحت مقامی آبادیوں کے لیے روزگار اور معاشی ترقی کے مواقع بھی پیدا کرتی ہے۔ اگر سیاحت کو ذمہ داری اور

منصوبہ بندی کے ساتھ فروغ دیا جائے تو مقامی دستکار، چھوٹے کاروبار، ہوٹل، ٹرانسپورٹ اور دیگر شعبہ جات فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس طرح قدرتی اور ثقافتی ورثہ کا تحفظ بھی ممکن ہوتا ہے اور مقامی لوگوں کی زندگیوں میں معاشی بہتری بھی آ سکتی ہے۔

عالمی یومِ سیاحت ہمیں یہ سوچنے کا موقع دیتا ہے کہ دنیا دیکھنے کا ہمارا انداز کیا ہونا چاہیے۔ کیا ہم خوبصورت مقامات پر صرف تصاویر بنانے اور یادیں جمع کرنے جاتے ہیں، یا ان مقامات کی حفاظت کی ذمہ داری بھی محسوس کرتے ہیں؟ حقیقی سیاحت وہ ہے جو انسان کو قدرت کے قریب لے جائے اور اس کے دل میں قدرت کے لیے احترام پیدا کرے۔ پہاڑ ہمیں بلندی کا سبق دیتے ہیں، دریا روانی کا، جنگلات زندگی کی اہمیت کا اور سمندر وسعتِ نظر کا۔ اگر ہم ان سب سے سیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان کی حفاظت بھی کرنا ہوگی۔

آج جب دنیا ماحولیاتی تبدیلی، آلودگی اور قدرتی وسائل کی کمی جیسے بڑے چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے، عالمی یومِ سیاحت ہمیں ایک خوبصورت پیغام دیتا ہے: سفر ضرور کریں، دنیا ضرور دیکھیں، مگر اس دنیا کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری بھی نبھائیں۔ کیونکہ زمین صرف ہماری نسل کی ملکیت نہیں، یہ آنے والی نسلوں کی بھی امانت ہے۔ اگر آج ہم قدرتی حسن کی حفاظت کریں گے تو کل ہمارے بچے بھی انہی پہاڑوں، جھیلوں، دریاؤں، جنگلات اور ساحلوں کی خوبصورتی کو دیکھ سکیں گے اور کہہ سکیں گے کہ انسان نے قدرت سے صرف فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ اس کی حفاظت بھی کی تھی۔